وبائی امراض و فقہی مسائل

عالمی وبا کے پیشِ نظر قرآن وحدیث اور علمائے کرام کے اقوال کی روشنی میں رہنمائی، شرعی اصول ،سائینٹفک و طبی ، احتیاطی تدابیر

الشیخ ارشد بشیر عمری مدنی سلمہ اللہ

خیر الناس أنفعهم للناس

AskIslamPedia
GATEWAY FOR ISLAMIC INFORMATION
Free Online Islamic Encyclopedia

وبائی امراض اور فقہی مسائل

عالمی وبا کے پیشِ نظر قرآن وحدیث اور علمائے کرام کے اقوال کی روشنی میں رہنمائی

شرعی اصول، سائنٹفک وطبی، احتیاطی تدابیر

السّلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ اَمَّا بَعْدُ:

محترم سامعین کرام اور سامعات؛

آج کا ہمارا ٹاپک ہے کرونا بیماری، وائرس، کوویڈ 19، اور اس تعلق سے اٹھنے والے فقہی مسائل۔

کوویڈ 19 اور کرونا سے رلیٹڈ کیا ہمارے پاس مسائل ہیں؟ آیئے ہم ایک ایک کرکے اس کو جاننے کی کوشش کرتے ہیں اور آج سے ان کو حل کرتے جاتے ہیں ان شاء اللہ۔

کرونا وائرس اور پہلا مسئلہ

مرض کی حکمت کیا ہے اور بیمار ی کی حکمت کیا ہے اور ان بیماریوں کے فائدے کیا ہیں - بیماری کے سات فائدے":

((تہذیب للنفس و تصفیۃ لھا من الشر))

یعنی نفس کو اللہ سبحانہ وتعالیٰ سنوارتے ہیں بیماری ڈال کر ایک بندہ ہے لیکن وہ اپنے نفس کو کنٹرول نہیں کرتا لیکن جب بیماری آتی ہے تو وہ اپنے نفس کو کنٹرول کرنے لگتا ہے اچھا ہو جاتا ہے شرارت سے باز آجاتا ہے، تکبر سے خالی ہو جاتا ہے اگر وہ کسی پر ظلم کر رہا ہے تو ظلم سے رک جاتا ہے نتیجہ میں بیماری اس کے لیے کیا ہو گئی؟ اس کے لیے نعمت ہو گئی، مثال کے طور پر اللہ سبحانہ وتعالیٰ قرآنِ مجید میں ارشاد فرما رہے ہیں:

سورۃ الشوریٰ سورۃ نمبر 42 کی آیت نمبر 30 میں اللہ سبحانہ وتعالیٰ ارشاد فرما رہے ہیں:

﴿وَمَا أَصَابَكُم مِّن مُّصِيبَةٍ فَبِمَا كَسَبَتْ أَيْدِيكُمْ وَيَعْفُو عَن كَثِيرٍ﴾

جو تم کو مصیبت پہنچی ہے وہ تمہارے کئے کا نتیجہ ہے اور اللہ سبحانہ وتعالیٰ بہت سارے گناہ تو معاف کرتے ہیں، بندے کے ہر گناہ کو اگر پکڑنا شروع کر دے تو کوئی نہیں بچ سکتا لیکن اللہ سبحانہ وتعالیٰ معاف کر دیتے ہیں، بعض

AbmQuranNotes.com / AskIslamPedia.com

AskIslamPedia
GATEWAY FOR ISLAMIC INFORMATION
Free Online Islamic Encyclopedia

جگھوں پر اللہ سبحانہ وتعالیٰ پکڑتے ہیں تاکہ بندہ سدھر جائے کئی مرتبہ ایسا ہوا کہ بیمار ہونے کے بعد آدمی کی ایمانی حالت پہلے سے بہتر ہو گئی اس لحاظ سے بیماری اس کے لیے نعمت ہو گئی۔

بیماری کا پہلا فائدہ

اس نکتہ میں ایک حدیث یہ ہے،

((مَا يُصِيبُ الْمُؤْمِنَ مِنْ وَصَبٍ وَلاَ نَصَبٍ وَلاَ سَقَمٍ وَلاَ حَزَنٍ حَتَّى الْهَمِّ يُهَمُّهُ إِلاَّ كُفِّرَ بِهِ مِنْ سَيِّئَاتِهِ))

صحیح مسلم حدیث نمبر 2573 کے مطابق یہ ہے کہ کوئی بھی مومن کو اگر کوئی تکلیف یا بیماری یا اسی طریقے سے کسی بھی قسم کی تھکان اور تکلیف ہوتی ہے اور اسی طرح بیماری ہوتی ہے یا کوئی غم ہوتا ہے یہاں تک اگر اس کو کوئی فکر لاحق ہوتی ہے، کئی مرتبہ آپ نے سنا ہوگا ارے بھائی آپ کیوں غریبوں کی مدد کر رہے ہیں جب آپ سے ہو نہیں پا رہا ہے آپ جا جا کر ٹرائی کر رہے ہیں لوگوں سے پیسے لے رہے ہیں لوگوں کو مدد کر رہے ہیں اور جب آپ کو وقت پر پیسے نہ ملیں تو آپ فکر میں مبتلا ہو جا رہے ہیں کیوں اپنے آپ کو آپ فکر میں ڈال رہے ہیں کیا ضرورت ہے جتنا ہے اتنا ہی کریں، لیکن اگر آپ فکر پالتے ہیں تو اس کی بھی فضیلت یہ ہے کہ اگر آپ لوگوں کے لیے ہمدردی رکھ کر فکر پال رہے ہیں یہاں تک کہ آپ خود اپنے آپ کو ہلاکت میں ڈال رہے ہیں لوگوں کی فکر کرتے ہوئے آپ کی اس فکر کی بھی اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے یہاں بڑی اہمیت ہے اور اس کا بہت بڑا اجر و ثواب ہے لہذا اس طرح کی فکر میں مبتلا لوگوں کو ڈسکریج مت کیجئے کیا حدیث ہے دیکھیے:

"جتنی تکلیف ہو گی جتنی مصیبتیں آپ کو آئیں گیں بیماری آئے گی یا کوئی بھی غم آئے گا کوئی ایک فکر آجائے گی آپ کے گناہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ معاف کر دیں گے۔"

اللہ اکبر اتنے گناہ معاف ہو رہے ہیں آپ کے یعنی کہ اس کا مطلب یہ نکلا کہ تکلیف آنا، مصیبت آنا یا بیماری کا آنا آپ کے گناہوں کو مٹانے کا ذریعہ ہے اسی لیے آپ کیا کرتے جب آپ مریض کے پاس جاتے ہیں تو وہاں پر کیا دعا پڑھتے ہیں، صحیح بخاری، حدیث نمبر 3659:

((لاَ بَأْسَ طَهُورٌ إِنْ شَاءَ اللَّهُ))

AskIslamPedia
GATEWAY FOR ISLAMIC INFORMATION
Free Online Islamic Encyclopedia
AbmQuranNotes.com / AskIslamPedia.com

کوئی بات نہیں، پہلے تو بیماری کو چھوٹا بتاناہے، لیکن ہم لوگ جاکر آکر کہتے ہیں اتنی بڑی بیماری، اب کیا ہو گیا ؟ایسا نہیں بولنا چاہئے بلکہ اس طرح بولنا ہے کہ یہ تو کچھ بھی نہیں ہے اللہ سبحانہ وتعالیٰ قدیر ہیں اللہ سبحانہ وتعالیٰ ﴿كُن فَيَكُونُ﴾

کہیں گے تو بس ایسے تم اچھے ہو جاؤ گے ان شاء اللہ بیماری کوئی چیز نہیں " لَا بَأْسَ "کا ایک اور مطلب یہ ہے کہ کوئی مشکل بات نہیں ان شاء اللہ سب کچھ آسان ہو جائے گا یعنی کہ امید دلانا ہے بیماری کو معمولی کرکے دکھانا ہے بیماری کو بڑا چڑھا کر نہیں بتانا ہے اور " طَهُورٌ "کا مطلب یہ کہ بیماری سے پاک اور ایک مطلب یہ کہ گناہوں سے پاک الحمدللہ احادیث پڑھنے سے یہ سب پتہ چلتا ہے اسی طرح ایک اور حدیث یہ ہے: کہ اللہ کے نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا سنن الترمذی، حدیث نمبر 2399:

((مَا يَزَالُ الْبَلَاءُ بِالْمُؤْمِنِ وَالْمُؤْمِنَةِ فِي نَفْسِهِ وَوَلَدِهِ وَمَالِهِ حَتَّى يَلْقَى اللَّهَ وَمَا عَلَيْهِ خَطِيئَةٌ))

کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ بندے پر مصیبتیں ڈالتے ہیں، آزمائشیں ڈالتے ہیں مومنوں پر اور مومن عورتوں پر آتی ہیں اس کے جان میں یا اس کے لڑکے میں، اولاد میں یہاں تک کہ وہ اللہ سے ملتا ہے تو اس کا کوئی بھی گناہ باقی نہیں رہتا بندہ جاکر دیکھتا ہے کہ یہاں پر تو میرا کوئی گناہ ہے ہی نہیں حلانکہ میں نے کئی گناہ کئے تھے وہ گناہ ختم کر دیئے گئے اس آزمائش کے بدلے، تو یہ پہلا نکتہ تھا کہ بندے کا نفس اچھا ہو جاتا ہے اور نفس کے اندر جو شر ہے وہ اس کے اندر ختم ہو کر خیر اور بھلائی کا آنا شروع ہو جاتا ہے بیماری کا یہ پہلا فائدہ ہے۔

بیماری کا دوسرا فائدہ

بیماری کا دوسرا فائدہ یہ ہے کہ آخرت میں بیماری اس کے لیے جنت میں داخلہ کا ذریعہ بن سکتی ہے اور اسی طریقے سے آخرت میں اس کو مزے کا ذریعہ بن سکتی ہے، شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ علیہ نے ایک واقعہ نقل کیا کہ ایک بہت نیک خاتون رہا کرتی تھیں جب ان کی انگلی میں درد ہونے لگا تو رونے کے بجائے وہ خاتون مزہ لے رہی تھیں خوش ہو رہی تھیں اور جو ڈاکٹر ہے طبیبہ ہے اس کے لیے جب وہ تیمار داری کر رہے تھے وہ پریشان ہو رہے تھے کہ پتہ نہیں خاتون کو کیا تکلیف ہو رہی ہو گی تو انہوں نے کہا کہ آپ تو پریشان نہیں ہو رہی ہیں تو اس نیک خاتون نے کیا کہا کہ مجھے اس کی تکلیف کا اندازہ ہے لیکن اس تکلیف کی وجہ سے مجھے جو آخرت میں ملنے والا اجر ہے، دیکھیئے غور

AbmQuranNotes.com / AskIslamPedia.com

فرمایئے وہ خاتوں کہہ رہی ہیں کہ مجھے اس تکلیف کا اندازہ ہے لیکن اس تکلیف کی وجہ سے مجھے آخرت میں جو کچھ ملنے ولا ہے اس کی مٹھاس نے میرے اس درد و تکلیف کو بھلا دیا، کتنا محبت کرتی تھیں ہوں گی وہ خاتوں، کتنا اللہ سبحانہ وتعالیٰ کو چاہتی تھیں وہ خاتون، کتنا ان کو یقین ہو گا آخرت کے اس اجر پر، یقین بھی ہونا پڑے گا اگر یقین نہیں ہے تو یہ ساری کیفیتیں پیدا ہی نہیں ہو نگی۔

شیخ ابن عثیمین رحمۃ اللہ علیہ کے جو کہ وہ خود ایک بہت بڑے عالم ہیں اور ان شاء اللہ وہ اللہ کے ولیوں میں سے ہیں ان شاء اللہ، وہ متاثر ہو رہے ہیں خاتوں کے اس عمل پر تو آپ اندازہ لگایئے کہ اس خاتوں کا مقام کیا تھا اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے پاس اور کیا مرتبہ رہا ہو گا، تو اس سے پتہ چل تا ہے، تو آیئے دیکھتے ہیں اس کے لیے بھی ایک حدیث ہے " صحیح الجامع الصغیر "حدیث نمبر 5484:

((يَوَدُّ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَنَّ جُلُودًا كَانَتْ تُقْرَضُ بِالْمَقَارِيضِ فِي الدُّنْيَا لِمَا يَرَوْنَ مِنْ ثَوَابِ أَهْلِ الْبَلَاءِ))

کیا کہہ رہے ہیں قیامت کے دن جو نافرمان ہیں وہ جنتیوں میں سے ان کو دیکھیں گے ان لوگو کو جن پر مصیبتیں بہت آرہی تھیں دنیا میں، تو یہ لوگ کہیں گے ارے یہ تو وہ لوگ ہیں جن کو دنیا میں بہت مصیبتیں آرہی تھیں یعنی کہ مسلمانوں کی طرف دیکھ کر جہنمی لوگ یا مصیبت زدہ لوگ کہیں گے کہ دنیا میں یہ لوگ کافی مصیبتوں میں تھے ، مومن جو ہوتا ہے ایمان کی حالت میں مصیبتیں اور آزمائشیں آتی ہیں تو ان آزمائشوں اور مصیبتوں میں جو کچھ مل رہا ہے یہاں پر جنت مل رہی ہے، جنت میں جو اس کے بدلے میں بہترین اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی طرف سے نعمتیں مل رہی ہیں ان نعمتوں کو دیکھ کر وہ لوگ کہیں گے کہ کاش کہ دنیا میں ہم کو قینچیوں سے کاٹ دیا جاتا ہمارے چمڑوں کو تو آج ہم بھی مزہ لیتے جیسے یہ لوگ مزہ لے رہے ہیں تو دیکھا آپ نے صحیح الجامع الصغیر کی حدیث نمبر 5484، اس کا مطلب دنیا میں اگر مصیبت آگئی ٹھوکر لگ گئی اگر آپ کو کانٹا چبھ گیا پریشان ہونے کی ضرورت نہیں اگر آپ کو کوئی تکلیف دے رہا ہو اور اگر کوئی سازش کر رہا ہو آپ اچھے ہیں آپ کہہ رہے ہیں کہ میں اچھا ہوں پھر بھی لوگ مجھے کیوں ستا رہے ہیں اس کے بدلے میں اس کو بہت بڑا اجر بھی تو مل رہا ہے اتنا اجر مل رہا ہے کہ قیامت میں جہنمی لوگ اس پر رشک کریں گے تو لہذا گھبرانے کی ضرورت نہیں ہے۔

AbmQuranNotes.com / AskIslamPedia.com
AskIslamPedia
GATEWAY FOR ISLAMIC INFORMATION
Free Online Islamic Encyclopedia

بیماری کا تیسرا فائدہ

کہ جب آدمی بیماری کی حالت میں ہوتا ہے تو وہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے قریب ہو جاتا ہے اس کے لیے دلیل یہ ہے کہ صحیح مسلم حدیث نمبر 2569 میں ہے:

((ابْنَ آدَمَ، عَبْدِی))

اللہ سبحانہ وتعالیٰ کہتا ہے اے ابن آدم

((عَبْدِی فُلَانًا))

فلاں ایک بندہ میرا

((مَرِضَ))

بیمار ہوا تھا

((فَلَمْ تَعُدْهُ))

تم نے ان کی زیارت نہیں کی؟ عیادت نہیں کی؟

((أَمَا عَلِمْتَ أَنَّكَ لَوْ عُدْتَهُ))

اگر تم اس کی زیارت کرتے بیمار کی عیادت کرتے

((لَوَجَدْتَنِي عِنْدَهُ))

تو تم مجھے وہاں پاتے

مطلب یہ ہے کہ لوگ کہتے ہیں کہ ہم اللہ سبحانہ وتعالیٰ کو ڈھونڈ رہے ہیں کہاں ہیں، جاؤ جا کر بیماروں کی مصیبت زدہ لوگوں کی تکلیف میں پڑے لوگوں کی مدد کرو اللہ سبحانہ وتعالیٰ وہاں ملیں گے، یعنی کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی مدد آپ کو وہاں پر ملے گی، تو اس کا مطلب اللہ سبحانہ وتعالیٰ سے بندہ کیا ہو جاتا ہے قریب ہو جاتا ہے، اور اللہ سبحانہ وتعالیٰ بھی اس بندے کو بہت زیادہ ٹیک کیر کرتے ہیں خیال کرتے ہیں اللہ سبحانہ وتعالیٰ اس کا بھی خیال رکھتے ہیں تو یہ ہے بیماری کے وقت پر بندے کو اللہ سبحانہ وتعالیٰ کتنا عزت واحترام دے رہے ہیں، آپ اندازہ لگائیے۔

بیماری کا چوتھا فائدہ

AbmQuranNotes.com / AskIslamPedia.com

AskIslamPedia
GATEWAY FOR ISLAMIC INFORMATION
Free Online Islamic Encyclopedia

کہ یہاں پر صبر کی فضیلت بھی نکھر کر آتی ہے کہ صحیح مسلم حدیث نمبر 2999 میں ہے

((عَجَبًا لِأَمْرِ الْمُؤْمِنِ))

مومن کا معاملہ بھی بڑا عجیب ہے

((إِنَّ أَمْرَهُ كُلَّهُ خَيْرٌ))

اس کا پورا کا پورا معاملہ خیر ہی خیر ہے

((وَلَيْسَ ذَاكَ لِأَحَدٍ إِلَّا لِلْمُؤْمِنِ))

اور یہ خصوصیت صرف مومن ہی کو حاصل ہے

((إِنْ أَصَابَتْهُ سَرَّاءُ شَكَرَ))

خوشی حاصل ہوتی ہے تو وہ اللہ کا شکر ادا کرتا ہے اس پر بھی اس کو اجر ملتا ہے

((وَإِنْ أَصَابَتْهُ ضَرَّاءُ))

اگر مومن کو مصیبت پہنچتی ہے تو وہ صبر کرتا ہے اس پر بھی اس کو اجر ملتا ہے

((فَصَبَرَ فَلَهُ أَجْرٌ))

اس کو اس کے صبر کرنے پر بھی اجر ملتا ہے

مومن کے لیے مسلمان کے لیے اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا ہر فیصلہ خیر ہی خیر ہو گیا مصیبت میں وہ صبر کر رہا ہے اور اچھائی میں وہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا شکر ادا کر رہا ہے لیکن جو بُرا آدمی ہوتا ہے وہ مصیبت میں بھٹک جاتا ہے برے وقت میں واویلا کرتا ہے لیکن مومن ایسا نہیں ہوتا دونوں وقت میں مومن کا معاملہ بڑا عجیب ہوتا ہے دونوں وقت میں وہ اجر لینا شروع کر دیتا ہے۔

بیماری کا پانچواں فائدہ

بیماری کی وجہ سے آدمی کے گناہ جھڑتے چلے جاتے ہیں جیسا کہ " صحیح الجامع الصغیر "حدیث نمبر 800 میں کہ اللہ کے نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ ارشاد فرمار ہے ہیں:

((أُكْتُبُوا لِعَبْدِي))

AbmQuranNotes.com / AskIslamPedia.com

فرشتوں کو اللہ سبحانہ وتعالیٰ حکم دیکر کہہ رہے ہیں کہ میرے بندے کے نیکیاں لکھتے چلے جاؤ

((كُلَّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ مَا كَانَ يَعْمَلُ مِنْ خَيْرٍ))

جو کچھ بھی وہ نیکی کر رہا تھا اس سے پہلے اب وہ بیماری کی وجہ سے نہیں کر رہا ہے

((فِي وَثَاقِي))

جب تک وہ بیماری کی وجہ سے بندھا ہوا ہے بیڈ پر وہ پڑا ہوا ہے بیماری کی وجہ سے وہ کچھ نہیں کر پا رہا ہے بیماری کی وجہ سے اس کو باندھ دیا گیا ہے جب تک رات اور دن بندہ پڑا ہوا رہے گا اس کے نیکیاں لکھتے رہو اور اس کے گناہ مٹاتے رہو اہل علم نے کہا کہ اس سے بھی گناہ مٹانے کی دلیل ملتی ہے اور بھی بہت ساری احادیث ہیں اور ایک بھی حدیث سناتا ہوں، صحیح بخاری، حدیث نمبر 5640 میں ہے اللہ کے نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((مَا مِنْ مُصِيبَةٍ تُصِيبُ الْمُسْلِمَ))

مسلمان کو کوئی بھی مصیبت اگر پہنچتی ہے

((إِلَّا كَفَّرَ اللَّهُ بِهَا عَنْهُ))

اللہ سبحانہ وتعالیٰ اس کے بدلے میں کیا کرتے ہیں اس کو مٹا دیتے ہیں اس کے گناہ کو

((حَتَّى الشَّوْكَةِ يُشَاكُهَا))

یہاں تک کہ اگر ایک کانٹا بھی چبھتا ہے تو اللہ سبحانہ وتعالیٰ اس کا گناہ مٹا دے تے ہیں۔

تو مصیبت اگر آئے تو گھبرانے کی ضرورت کیا ہے اس مصیبت کے ذریعہ تو گناہ مٹتے چلے جاتے ہیں جتنا آدمی بیماری میں مصیبت میں مبتلا ہوتا چلا جائے گا اس کے اتنے ہی گناہ مٹتے چلے جائیں گے یہاں تک کہ بندہ اس حال میں انتقال بھی کر جائے تو گویا کہ وہ گناہوں سے پاک ہو کر جا رہا ہے ایسا ہے تو بڑی فضیلت کی بات ہے۔

بیماری کا چھٹواں فائدہ

نا صرف گناہ مٹ جاتے ہیں بلکہ درجات بھی بلند ہوتے ہیں، اللہ اکبر، اور اس کے نامہ اعمال میں نیکیاں ہی نیکیاں لکھی جاتی ہیں، سنن ابوداود حدیث نمبر 3090 میں لکھا ہوا ہے :

((حَتَّى يُبْلِغَهُ))

AbmQuranNotes.com / AskIslamPedia.com
AskIslamPedia
GATEWAY FOR ISLAMIC INFORMATION
Free Online Islamic Encyclopedia

یعنی کہ ایک بندے کو اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے یہ طے کر دیا کہ اس کا مقام بلند رکھے گا، جنت میں بھی درجات ہیں اس مقام پر اللہ نے اس کی نیکی دیکھ کر اللہ سبحانہ وتعالیٰ فیصلہ کرتے ہیں کہ یہ بندے کو وہاں تک پہنچادے لیکن وہ بندے کا عمل اگر اتنا نہیں ہوتا ہے تو دنیا کی زندگی میں اللہ سبحانہ وتعالیٰ اس پر کچھ مصیبتیں اور کچھ آزمائشیں ڈال تے ہیں یہاں تک کہ

((حَتّٰی یُبَلِّغَهُ الْمَنْزِلَةَ))

اللہ تعالیٰ اس کو اس منزل تک پہنچادیتے ہیں

((الَّتِی سَبَقَتْ لَهُ مِنَ اللّٰهِ تَعَالٰی))

جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے پہلے ہی طے تھا

جیسے ہی بندے پر مصیبت آتی ہے تو بندہ کیا کرتا ہے بستر پر بیٹھ کر اللہ، اللہ کرتا ہے وہ مصیبت میں اللہ کو پکارتا ہے اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی بڑائی کبریائی بیان کرتا ہے مدد کے لیے پکارتا ہے اپنی گناہوں کی مغفرت کرتا ہے، تو صحیح حدیث میں ہے کہ اس وقت اللہ سبحانہ وتعالیٰ فرشتوں کو حکم دیتے ہیں نیکیاں لکھتے جاؤ یعنی اللہ سبحانہ وتعالیٰ بندے کو بہانے بنابنا کر اس کی مغفرت کا انتظام کرتے ہیں لیکن بندہ بہانے بنابنا کر نیکیوں سے بھاگتا پھرتا ہے۔

بیماری کا ساتواں فائدہ

بیماری میں کیا کیا فائدے ہیں بیماریوں میں اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی طرف سے کیا کیا حکمتیں رکھی گئیں ہیں اور اس میں کیا فضیلتیں ملتی ہیں تو اس میں ساتواں فائدہ یہ کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی طرف بندے لوٹنا چاہتے ہیں جب بندہ بیمار ہوتا ہے تو اس میں کئے بیمار لوگ اللہ سبحانہ وتعالیٰ سے توبہ واستغفار کرتے ہیں، اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی طرف رجوع ہوجاتے ہیں جیسا کہ سورۃ الانعام سورۃ نمبر 6 کی آیت نمبر 43 میں ہے:

﴿فَلَوْلَآ إِذْ جَآءَهُم بَأْسُنَا تَضَرَّعُوا﴾

اللہ تعالیٰ کہہ رہے ہیں یہ لوگ جب اللہ کا عذاب آتا ہے تب بھی اللہ کی طرف لوٹتے نہیں تضرع نہیں کرتے آہ وزاری نہیں کرتے گڑگڑا کر اللہ سبحانہ وتعالیٰ سے معافی طلب نہیں کرتے یہاں پر اہل علم نے یہ بھی کہا جب بلائیں آتی ہیں وبا آتی ہے تو ایسے وقت پر گڑگڑا کر دعائیں مانگنی چاہئے سب کو "استغفر اللہ - استغفر اللہ" کہتے رہنا چاہئے کیونکہ استغفر اللہ کہیں گے تو اللہ سبحانہ وتعالیٰ کیا کرتے ہیں مصیبتوں کو ہٹادیتے ہیں اللہ تعالیٰ نے کہا کہ

AbmQuranNotes.com / AskIslamPedia.com

جب قوم استغفر اللہ کہی گی تو اللہ سبحانہ وتعالیٰ اس قوم کو عذاب بھی نہیں دیں گے، جہاں پر اصلاح کا کام ہوتا ہے ، دعوت کا کام ہوتا ہے وہاں پر بھی اللہ سبحانہ وتعالیٰ عذاب کو روک دیتے ہیں آنے نہیں دیتے اور اسی طریقے سے اللہ کے نبی ﷺ سے جب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے پوچھا کہ اے اللہ کے نبی (ﷺ) کیا ہم ہلاک ہو جائیں گے ؟

((أَنَهْلِكُ وَفِينَا الصَّالِحُونَ؟))

ہمارے پاس تو بہت سارے نیک صحابہ (رضی اللہ عنہم) بھی ہیں، اتنے نیک صحابہ ہیں تو اللہ کے نبی ﷺ نے فرمایا:

((قَالَ: نَعَمْ إِذَا ظَهَرَ الْخَبَثُ))

جب گندگیاں زیادہ ہو جائیں گی تو اللہ سبحانہ وتعالیٰ ہلاکت و بربادی مقدر کر دیں گے۔

اس کا یہ مطلب ہے کہ جب آپ دیکھیں گے کہ ہلاکت و بربادی آرہی ہے اور تباہی آرہی ہے تو اس کا مطلب گناہوں کا کم ہونا ضروری ہے خباثتیں کم ہونا چاہئے، اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی طرف رجوع ہونے کا کام اور استغفر اللہ کا کام بڑھا دینا چاہئے تو سب سے بہترین کام "سید الاستغفار" ہے اس کا اہتمام کرنا چاہئے ، صحیح بخاری حدیث نمبر 6306:

((اللَّهُمَّ أَنْتَ رَبِّي لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ، خَلَقْتَنِي وَأَنَا عَبْدُكَ، وَأَنَا عَلَى عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ، أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ، أَبُوءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَيَّ وَأَبُوءُ لَكَ بِذَنْبِي، فَاغْفِرْ لِي، فَإِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ))

یہ پہلا مسئلہ تھا جو کوویڈ کے اس سچویشن میں ہم دیکھ رہے ہیں ہم کو چاہئے کہ ہم کو اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی طرف رجوع کریں توبہ و استغفار کریں ، بہت سے لوگ بستر پر تڑپ رہے ہیں تو ان کی تسلی کے لیے آپ یہ "سید الاستغفار" کے الفاظ ان کو بھیج سکتے ہیں، ان شاء اللہ۔

کرونا وائرس اور دوسرا مسئلہ

اب آئی دوسرا مسئلہ: کرونا کی وجہ سے اگر کوئی انتقال کر جاتا ہے تو کیا وہ آدمی کو ان شاء اللہ شہید یعنی کہ شہادت کا مرتبہ ملتا ہے یا نہیں؟

AskIslamPedia
GATEWAY FOR ISLAMIC INFORMATION
Free Online Islamic Encyclopedia
AbmQuranNotes.com / AskIslamPedia.com

توسب سے پہلے پوئینٹ یہ کہ جو بچ گئے ہیں جن کو کرونا نہیں لگا ہے تو جان بوجھ کر وہ لوگ جو ہے توکل ہے اللہ پر "توکل علی اللہ "توکل کا مطلب یہ نہیں ہے کہ جو لوگوں نے اپنی طرف سے گھڑ لیا ہے صحیح توکل یہ ہے کہ اسباب کو اپنانا ہے کچھ لوگ ایسے بھی ہیں جو صرف اسباب اپناتے ہیں دعاؤں کو نہیں اپناتے، کچھ لوگ ہیں جو اللہ پر بھروسہ نہیں کرتے اور صرف اسباب اپناتے ہیں اور اللہ سبحانہ وتعالیٰ کو چھوڑدیتے ہیں دعائیں چھوڑدیتے ہیں اس کیا لگری کے لوگوں کی پوری توجہ صرف اسباب پر ہوتی ہے اور کچھ لوگ ایسے بھی ہوتے ہیں جو توکل کے نام پر اسباب پر بھروسہ نہیں کررہے ہیں، شیخ بن باز رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا گیا توکل کا مطلب کیا ہے؟

((الْاِعْتِمَادُ عَلَى اللهِ بِالْاَسْبَابِ الْمَشْرُوْعَة))

جو جائز اسباب ہیں اس کو اپناتے ہوئے اللہ سبحانہ وتعالیٰ پر بھروسہ کرنا۔

اسی لیے اللہ کے نبی ﷺ نے کیا ارشاد فرمایا:

((اعْقِلْهَا وَاتَوَكَّل عَلَى الله))

کہ تم انٹنی کو رسی سے باندھو پھر اس کے بعد اللہ پر بھروسہ کرو۔

ایسا نہیں ہے کہ آپ نے اونٹنی کو چھوڑدیا، آپ نے اسے کسی رسی سے نہیں باندھا اور آپ نے اس کی حفاظت نہیں کی پھر آپ کہہ رہے ہیں میری تو اونٹنی ضایع ہوگئی، میں تو مسجد کو آیا تھا کیا اللہ میری اونٹنی کی حفاظت نہیں کرسکتا تھا؟

آپ نے کرونا کی وبا کے لیے کیا اسباب اختیار کئے وہ اہم مسئلہ ہے تو جو بچ گئے ہیں ان کو چاہئے کہ وہ اپنے گھر کو قلعہ سمجھیں جتنا ہوسکے گھر پر ہی رہیں البتہ کچھ ضرورت ہو یا حاجت ہو تو ہی آپ باہر نکلیں وہ بھی آپ حکومت کی طرف سے ڈاکٹرس کی طرف سے اور اکسپرٹ کی طرف سے جو ہدایات دی گئی ہیں کہ باہر نکلنے کے لیے سوشیل ڈسٹنس رکھنا ہے اور ماسک آپ کو پہننا ہے اسی طریقے سے سنیٹیزرس کا آپ کو استعمال کرنا ہے اور اسی طریقے سے جتنا ہوسکے آپ لوگوں سے دوری بنائیں رکھیں اور احتیاطی تدابیر اختیار کریں۔

کرونا وائرس سے جن کا انتقال ہوا کیا وہ شہید ہیں؟

AskIslamPedia
GATEWAY FOR ISLAMIC INFORMATION
Free Online Islamic Encyclopedia
AbmQuranNotes.com / AskIslamPedia.com

اب اگر جن کا انتقال کرونا وائرس سے ہو چکا ہے تو آیئے دیکھتے ہیں کہ اس بارے میں ہم کو کیا حدیث مل تی ہے کیا ان کو شہید کہا جاسکتا ہے کیا ان کو یہ مرتبہ مل تا ہے یا نہیں ملتا؟

جو انتقال کر چکے ہیں ایمان والے ان شاء اللہ شہید کا مرتبہ ملنے کی امید کی جاسکتی ہے علمائے کرام کہہ رہے ہیں کہ امید کی جاسکتی ہے کہ ایسے ہی لگ رہا ہے جیسا کہ بعض احادیث میں شہادت کے مرتبہ کے جو الفاظ آئے ہیں کہ کن کن لوگوں کو شہادت کا مرتبہ ملے گا تو ان الفاظ سے یہ بیماری میاچ ہوتے ہوئے نظر آرہی ہے اس سے اس کو ملحق کیا جاسکتا ہے اور ساتھ میں اہل علم نے کیا کہا "واللہ اعلم" بھی کہہ رہے ہیں کیونکہ ہم کسی کو بھی آسانی سے شہید نہیں کہہ سکتے ان شاء اللہ کہنا چاہئے یہاں تک کہ معرکہ میں شریک ہونے والے کو اور اس میں شہید ہونے والے کو بھی ان شاء اللہ شہید کہتے ہیں تو اہل علم نے جیسا کہ ڈاکٹر عثمان الخمیس حفظہ اللہ ہیں شیخ عبد اللہ المطلق حفظہ اللہ ہیں اور اسی طرح شیخ صالح المنجد حفظہ اللہ ہیں ان سب نے کہا کہ امید کی جاتی ہے چند احادیث کی روشنی میں کہ ممکن ہے یہ امکان ہے اس حدیث کی روشنی میں البتہ یہ طاعون کے معاملے سے بلکل الگ مسئلہ ہے اس لیے اہل علم نے کہا کہ کرونا وائرس کو طاعون سے ریلیٹ نہ کیا جائے کیونکہ طاعون مکہ میں داخل نہیں ہو سکتا تو اس کا مطلب یہ نکلا کہ یہ طاعون کی بیماری یا اس جیسی بیماری تو ہر گز نہیں ہے پلیگ تو نہیں ہے البتہ دوسرے اور بھی شہادت میں جس کو کوڈ کیا گیا ہے وہ بیماریوں کا میں ان شاء اللہ اس ضمن میں تین حدیثیں ذکر کروں گا آیئے ہم اس پر غور کریں، کیا ان حدیثوں پر کرونا فٹ آتا ہے یا نہیں؟ آپ بھی اس پر ریسرچ کیجیے بعض اہل علم نے کہا کہ ممکن ہے اس کا مطلب یہ نکلا کہ ابھی اور بھی کیا کیا فتوے ہیں تین فتوے میری نظر سے گزرے ہیں تو لہذا میں نے تینوں کے نام لیے ہیں۔

پہلی حدیث:

اللہ کے نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا، کتاب الجنائز میں شیخ البانی رحمہ اللہ نے اس کو آتھنٹک کہا ہے کہ اللہ کے نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((اَلْقَتْلُ فِي سَبِيْلِ اللهِ شَهَادَةٌ))

اللہ کی راہ میں قتل کیا جانا شہادت ہے

AskIslamPedia
GATEWAY FOR ISLAMIC INFORMATION
Free Online Islamic Encyclopedia
AbmQuranNotes.com / AskIslamPedia.com

((وَالنُّفَسَاءُ شَهَادَةٌ))

بچہ پیدا ہونے کے دوران ماں کا اگر انتقال ہو جاتا ہے حمل کے دوران تو ایسے وقت میں وضع حمل کے دوران ایسے وقت پر بھی عورت کو شہادت کا مرتبہ ملے گا

((وَالْحَرَقُ شَهَادَةٌ))

اگر کوئی جل کر مر جائے تو بھی شہادت ہے

((وَالْغَرَقُ شَهَادَةٌ))

اور اگر کوئی ڈوب کر مر جائے تو بھی شہادت ہے

((وَالسُّلُّ شَهَادَةٌ))

یہ ایک سل کی بیماری ہے

علماء نے اس کو بھی ریلیٹ کیا کہ یہ بیماری جسم کے اندرونی حصے کی ہے اس بیماری کو بعض نے کرونا سے جوڑتے ہوئے بعض نے اس کو "السل" سے بھی استدلال کیا ہے۔

((وَالْبَطْنُ شَهَادَةٌ))

اور پیٹ کے درد سے کوئی اور خاص طور سے پیٹ کے مرض سے کوئی بیماری سے درد سے اگر کوئی مر جاتا ہے تو بھی شہادت ہے۔

دوسری حدیث:

اللہ کے نبی ﷺ کے پاس کسی نے آکر کہا ہم تو سمجھ رہے تھے کہ شہادت ان کو میدان جنگ جہاد میں قتال کے میدان میں ان کو شہادت کا مرتبہ ملے گا تو اللہ کے نبی ﷺ نے فرمایا تب تو پھر بہت کم شہید ہوں گے اس امت میں، اور پھر آپ ﷺ نے فرمایا بلکہ شہادت کے مرتبہ میں اور بھی بہت سے لوگ آتے ہیں، پھر جو اوپر حدیث گزری ہے اسی طرح اللہ کے نبی ﷺ نے فرمایا کہ یہ یہ لوگ بھی شہید ہیں، اس کو علمائے کرام نے جمع کیا کہ اور کون کون ہیں جو شہادت کا مرتبہ پر فائز ہونگے تو اس میں حدیث نمبر 2:

((السُّلُّ شَهَادَةٌ))

سل ایک بیماری ہوتی ہے جو اندرونِ جسم میں پائی جاتی ہے " صحیح الجامع الصغیر "3691 میں۔

AskIslamPedia
GATEWAY FOR ISLAMIC INFORMATION
Free Online Islamic Encyclopedia
AbmQuranNotes.com / AskIslamPedia.com

تیسری حدیث:

یہ ایک واضح حدیث ہے جس کا تعلق کرونا سے بہت زیادہ جوڑا ہوا ہے علمائے کرام نے اہل علم نے حدیث نمبر 3، المجنوب– "ذَاتُ الْجَنْبِ"، کا لفظ ذکر کیا ہے، صحیح ابن ماجہ حدیث نمبر 2279 میں کہ اللہ کے نبی ﷺ نے فرمایا کہ "ذَاتُ الْجَنْبِ (نمونیہ کی ایک قسم)" کی بیماری سے بھی کوئی آدمی مر جاتا ہے تو اس کا مرتبہ بھی شہادت کا مرتبہ ہے "الدرر السنية" میں اس کی تشریح کی گئی ہے کہ:

((ذَاتُ الْجَنْبِ يَعْنِي -اِلْتِهَابٌ يُصِيبُ غِلَافَ الرِّئَةِ))

یعنی آدمی کے جو پھیپڑوں میں ایک جو جھلی ہوتی ہے اس کا جو غلاف ہوتا ہے اس کے اندر شعلے کی طرح بھڑکتا ہوا ایسا لگتا ہے جیسے کچھ جل رہا ہے:

((يُسَبِّبُ سُعَالًا))

جیسے اس میں بہت زیادہ ناک سے پانی بہنا بہت زیادہ سردی اور زکام والی کیفیتیں پیدا ہوتی ہیں

((وَحُمَّى))

اور بخار کی کیفیت پیدا ہو جاتی ہے

((وَجَعَل فِي الْجَنْبِ))

اور اس کے پیٹ کے اندر ایک پہلو میں اس کو ایک خاص درد ہوتا ہے جس کی وجہ سے

((يَظْهَرُ عِنْدَ التَّنَفُّس))

اس کو یہ تکلیف سانس لینے میں مشکل پیش آتی ہے اور سانس لیتے وقت پر اس کی اس تکلیف کا اظہار ہوتا ہے۔

یعنی کہ اس سے بھی علمائے کرام نے کہا "ذَاتُ الْجَنْبِ" اس لفظ سے استدلال کرتے ہوئے یعنی کہ پیٹ کے اندر ایک پہلو میں ایک قسم کا درد جس کی وجہ سے مریض کو سانس لینے میں دشواری پیش آتی ہے اس سے جوڑتے ہوئے کہا کہ ممکن ہے اگر اس پر اگر کرونا وائرس کو فٹ مان لیا جائے اس طرح کے الفاظ احتیاط کے طور پر اہل علم نے استعمال کیے اگر کرونا کے بیماری کے سمپٹمس اس حدیث کے حساب سے فٹ مان لیے جائیں تو ان شاء اللہ

AbmQuranNotes.com / AskIslamPedia.com

اس کو شہادت کا مرتبہ ملے گا اگر نہیں بھی ہے تو اللہ سبحانہ وتعالیٰ تکلیف کی بنیاد پر بھی بہت سارے اجر دیتے ہیں جو بھی تکلیف آتی ہے جیسا کہ میں پہلے سات الگ الگ قسم کے فضیلیتیں اور اجر بیان کئے تھے وہ تو اجر اس کو ملنے والے ہیں اس لحاظ سے بہت سارے جو بیمار ہیں یا انتقال کر چکے ہیں ان کے باحیات لوگوں کو تکلیف ہوتی ہے تو ان کے تکلیفوں کو تھوڑا سا غم ہلکا کرنے کے لیے آپ یہ سارے باتیں بتا سکتے ہیں ان شاء اللہ۔

کرونا وائرس اور تیسرا مسئلہ

تیسرا اور اہم مسئلہ یہ ہے کہ مدد کرنا ہے اب جو بیمار نہیں ہیں وہ اگر بیمار کی مدد کریں تو ان کے لیے کیا فضیلت ہے مثال کے طور پر آکسیجن کنسنٹریٹر، یا اسی طریقے سے بہت سارے آلات ہیں کس طرح سے آپ آکسیجن فراہم کر سکتے ہیں مدد کر سکتے ہیں مالی اعتبار سے دعا کے اعتبار سے، پیسہ نہیں ہے تو محنت کے اعتبار سے، ہیومن ریسورس کے اعتبار سے، یا مانجمنٹ کے اسکلس کے حساب سے، یا مریضوں تک غذا پہنچانا ہے یا ان کے گھر والوں کے لیے ان کے بچوں تک غذا پہنچانا ہے، یا ان کے قرضے معاف کر دینا ہے یا ان کو قرضہ ادا کرنے میں سہولت دینا ہے یا ان کی فیس معاف کر دینا ہے یا ان کا کرایہ معاف کر دینا ہے بہت سارے طریقوں سے آپ اجر وثواب کے کام کر سکتے ہیں تو آیئے مدد کرنے کی کیا فضیلت ہے اس بارے میں جانتے ہیں۔

پہلی حدیث:

سلسلہ الصحیحۃ میں حدیث نمبر 906 میں ہے کہ اللہ کے نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا

((أَحَبُّ النَّاسِ إِلَى اللَّهِ))

اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے پاس سب سے زیادہ محبوب ہر ایک کی خواہش ہوتی ہے کہ میں اللہ کا محبوب بن جاؤں تو اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے پاس سب سے زیادہ محبوب وہ بندہ ہے

((أَنْفَعُهُمْ لِلنَّاسِ))

جو لوگوں کو فائدہ پہنچاتا ہے

AbmQuranNotes.com / AskIslamPedia.com
AskIslamPedia
GATEWAY FOR ISLAMIC INFORMATION
Free Online Islamic Encyclopedia

مسلمان کا لفظ نہیں ہے "لِلنَّاسِ" جو لوگوں کو فائدہ پہنچاتا ہے تو ایسے وقت پر الحمدللہ "آسک اسلام پیڈیا چاریٹبل ٹرسٹ" کی جانب سے آکسیجن کنسنٹریٹر اور اسی طریقے سے غریبوں میں اناج کی تقسیم تقریباً بہت سارے یعنی کہ 200 سے زیادہ گھروں کو آئیڈنٹٹی کر کے جو مستحقین ہیں نوجوان جا جا کر اپنی جان پر کھیل کر امداد ان تک پہنچا رہے ہیں اور ان کو غذا فراہم کر رہے ہیں اور اسی طریقے سے ہاسپٹل کے باہر بھی "آسک اسلام پیڈیا چاریٹبل ٹرسٹ" کی جانب سے افطار کا اور کھانے کا انتظام کیا جارہا ہے خاص طور سے کرونا کے مریض ہاسپٹل میں رہتے ہیں تو ان کو کھانے کا انتظام نہیں ہوتا ہے تو باہر وہاں پر ان کو کھانا وغیرہ پرووائیڈ کیا جارہا ہے یہ بھی ایک مدد کی شکل ہے۔

دوسری حدیث:

صحیح مسلم، حدیث نمبر 2699 میں ہے کہ اللہ کے نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((وَاللَّهُ فِي عَوْنِ الْعَبْدِ مَا كَانَ الْعَبْدُ فِي عَوْنِ أَخِيهِ))

کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ بندے کی مدد کرتے رہتے ہیں جب تک کہ بندہ اپنے بھائی کی مدد میں لگا رہتا ہے۔

اگر آپ چوبیس گھنٹے کسی کی مدد میں لگے ہوئے ہیں تو اللہ سبحانہ وتعالیٰ بھی آپ کی چوبیسوں گھنٹے مدد کرتا رہے گا اور چوبیس گھنٹے کا ثواب بھی الگ سے ہے اسی طرح سے اگر آپ نے سال بھر کسی کی مدد کی اور کسی کی دس سال تک کسی غریب کی اسکالرشپ میں لے تا ہوں کفالت میں لے تا ہوں یا کسی بیمار فرد کے بارے میں آپ کہتے ہیں کہ جب تک یہ آدمی بیمار ہے اس کی دوائیاں اس کا خرچ کی ذمہ داری میری ہے اتنے سالوں کا اجر آپ کو مل جائے گا۔

اس مسئلے میں دوسرے اہم نکات اور سوالات

نکتہ نمبر 1:

بیماری کے دوران بیمار کو آپ کس طرح سے تسلی دے سکتے ہیں سات پوئینٹ کے ذریعہ سے۔

AbmQuranNotes.com / AskIslamPedia.com

نکتہ نمبر2:

دوسری ہماری ٹاپک تھی کرونا کی وجہ سے واقع ہونے والی اموات کا کیا حکم ہے کیا ان کو شہادت والا لفظ استعمال کیا جاسکتا ہے؟ یا نہیں، اہل علم اس بارے میں کیا رائے رکھتے ہیں کیا احادیث ہیں میں نے بیان کی۔

نکتہ نمبر3:

تیسرا پوئینٹ یہ کہ اس دوران مدد کی کیا فضیلت ہے، آپ مدد کرتے ہیں کسی بھی اعتبار سے جیسا کہ آپ مدد کررہے ہیں کسی کو آپ نے دوا پہنچائی یا کسی کو آپ نے کچھ پھل وغیرہ بھیج دیئے یا انکے کھانے پینے کا انتظام کردیا، یا کرونا سے متاثرہ افراد کے علاج کا خرچہ اٹھایا آپ نے، یا آپ نے ان کی کسی بھی طرح کی مدد کردی، یا آپ نے جاکر ان کو تسلی دی، یا اسی طرح سے آپ نے ان کا کرایہ معاف کردیا، یا ان کا قرضہ ہے تو آپ نے ان کو مہلت دیدی، یا پھر آپ نے ان کا قرضہ ادا کردیا، یا آپ نے ان کی فیس ہے تو وہ ادا کردی یا اس فیس کو آپ نے معاف کردیا، یا آپ ان کو کسی بھی طریقے سے مدد کرتے ہیں، اگر آپ ان کے قریب بھی نہیں جاسکتے ہیں تو اہل علم کہتے ہیں دور سے بھی اگر فون کرتے ہیں یا ٹکسٹ مسیج کے ذریعہ سے ان کی خبر گیری کرتے ہیں تو بھی بڑی فضیلت آپ کو مل جاتی ہے تو مدد کرنے پر بھی ابھارا جائے گا۔

جیسا ابھی "آسک اسلام پیڈیا چاریٹبل ٹرسٹ" کی جانب سے ان احادیث پر عمل کرنے کی کوشش کی جارہی ہے جو اوپر بیان کی جاچکی ہیں جیسا کہ 200 گھروں کو ائیڈنٹی کرکے قریب میں اسی ہفتے قریب قریب میں الحمدللہ ٹیم نے محنت کی اور اپنی جان پر کھیل کر ٹیم کے ممبران اور والیٹرز نے مستحقین تک مدد پہنچائی ہے، اور اس کے علاوہ غذائی پیکٹس پہنچارہے ہیں۔

جو جو لوگ اس کام میں "آسک اسلام پیڈیا چیریٹبل ٹرسٹ" سے جوڑے ہوئے ہیں اللہ ان سب کو جزائے خیر عطا فرمائے اور اللہ سبحانہ وتعالیٰ تمام کی مدد فرمائے اور اسی طرح سے "آسک اسلام پیڈیا چیاریٹیبل ٹرسٹ" کی جانب سے مستحقین کو راشن کٹس بھی پہنچائے گئے ہیں اور اسی طرح پانچ 500 سے زیادہ لوگوں کی دعائیں الحمدللہ

AbmQuranNotes.com / AskIslamPedia.com

لے نے کا اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے شرف عطا کیا "آسک اسلام پیڈیا چیریٹیبل ٹرسٹ" کی پوری ٹیم کو اور جناب رفیع صاحب کی نگرانی میں یہ خیر کا کام انجام دیا جارہا ہے تو اس طریقے سے حیدرآباد میں ہاسپٹلس کے باہر خاص طور سے جو لوگ بیمار کے علاج کے لیے آتے ہیں کرونا کے مریض اور ان کے ساتھ انکے اٹنڈرس اور مریضوں کے لواحقین کے لیے کھانے پینے کا انتظام، افطار کا انتظام سحری کا انتظام اور دیگر بنایادی ضروریات کا انتظام کروایا جارہا ہے فری میں الحمدللہ، تو اس طرح مدد کی بہت ساری شکلیں ہیں اور ایک شکل یہ بھی ہے کہ ہمارے ایک اور ڈائریکٹر ہیں رفیع صاحب کے لیے علاوہ جناب منصور صاحب، انہوں نے یہ آئیڈیا دیا کہ کیوں نہ ہم اکسیجن کنسنٹریٹر کے ذریعے سے مدد کریں تو الحمدللہ جو بھی ممکن ہے آپ کریں، تیسرا نکتہ یہی ہے کہ ہم آپس میں ایک دوسری کی مدد کریں اس بارے میں میں آپ کے سامنے دو احادیث بیان کروں گا۔

نکتہ نمبر4:

عیادت المریض: مریض کی عیادت کی کیا فضیلت ہے، امام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ یہ فرض کفایہ ہے، مسلمان کے چھ حقوق ہیں جیسا کہ حدیث میں آیا ہے:

1) اس میں سے ایک کیا ہے جب تم ملو تو سلام کرو۔
2) اور اسی طریقے سے اگر کوئی دعوت دے تو کھانے کی تو تم لبیک کہو اگر کوئی شرعی عذر نہ ہو تو دعوت اٹینڈ کرنا یہ حق ہے۔
3) اور اسی طریقے سے چھینک پر "الحمدللہ" کہنا، اور جواب میں "یرحمک اللہ" اور اس پر "یہدکم اللہ" یہ مسلمان کے مسلمان پر حقوق ہیں۔
4) اور اسی طرح سے وہ تم سے خیر خواہی طلب کرے تو تم اس کو سچا اور اچھا مشورہ دینا چاہئے غلط مشورہ نہیں۔
5) اور اسی طرح سے وہ بیمار ہو جائے تو اس کی عیادت کرے۔
6) اگر اس کا انتقال ہو جائے تو جنازے میں شرکت کرے۔

AbmQuranNotes.com / AskIslamPedia.com

ان چھ حقوق پر عمل کرنا ہے، امام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ نے کہا یہ فرض کفایہ ہے، اور حدیثیں اس بارے میں بھی دوسنا تاہوں میں آپ کو۔

پہلی حدیث:

صحیح مسلم، حدیث نمبر 2568 میں ہے کہ اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

((لَمْ يَزَلْ فِي خُرْفَةِ الْجَنَّةِ))

کہ وہ آدمی جو مریض کی عیادت کے لیے نکلتا ہے وہ دراصل اپنے لیے فائدہ کر رہا ہے مریض کا نہیں اپنا فائدہ کر رہا ہے اس کا فائدہ کیا ہے کہ وہ جنت کے باغ کے کیریوں میں وہ چل رہا ہے یعنی کہ یہ نیکی اس کی اس کو جنت کے کیاریوں تک پہنچا سکتی ہیں جب تک کہ وہ مریض کی عیادت میں لگا رہے گا، اللہ اکبر۔

دوسری حدیث:

صحیح الترمذی، حدیث نمبر 969 کے مطابق یہ ہے کہ ایک ڈاکٹر صاحب کہہ رہے تھے مجھے کہ شیخ میں جب آپریشن تھیٹیر میں جاتا ہوں بہت بڑے سرجن ہیں حیدرآباد کے اللہ سبحانہ وتعالیٰ ان کو جزائے خیر عطا فرمائے کہ میں جب آپریشن تھیٹر میں جاتا ہوں تو بڑے اطمنان کے ساتھ جاتا ہوں تو میرے جو نان مسلم کلیگ ہیں وہ کہتے ہیں کہ آپ کے ہاتھ تھر تھر نہیں کانپتے؟ کیا آپ پریشان نہیں ہوتے؟ تو انہوں نے کہا کہ نہیں میں جب مریض کا آپریشن کرنے جارہاہوں تو میرے ساتھ ستر ہزار فرشتے رہتے ہیں یہ حدیث کوڈ کرتے تھے وہ حدیث کیا ہے، اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب کوئی بندہ مومن کی عیادت کرنے جاتا ہے تو

((صَلَّى عَلَيْهِ سَبْعُونَ أَلْفَ مَلَكٍ))

کہ اس کے لیے ستر ہزار فرشتے اس کے لیے دعا کرتے ہیں اور یہ بھی ہے کہ وہ ستر ہزار فرشتوں کی دعاؤں میں ہے وہ شخص اگر وہ صبح میں مریض کی عیادت کرتا ہے تو شام تک فرشتے اس کے حق میں دعا کرتے رہتے ہیں اور اگر وہ مریض کی عیادت شام میں کرتا ہے تو فرشتے صبح تک اس کے حق میں دعا کرتے رہتے ہیں یعنی رات بھر فرشتے اس کے لیے دعائیں کرتے رہتے ہیں صحیح الترمذی 969 دیکھا آپ نے کتنی بڑی فضیلت ہے۔

AbmQuranNotes.com / AskIslamPedia.com
AskIslamPedia
GATEWAY FOR ISLAMIC INFORMATION
Free Online Islamic Encyclopedia

نکتہ نمبر5:

کیا روزہ کی حالت میں ویکسین لے سکتے ہیں؟

جو بھی ہم انجکشن لے تے ہیں، اس کی دو قسمیں ہوتی ہیں:

1) ایک ہے علاج کا انجکشن

2) دوسرا ہے طاقت یا غذا کا انجکشن

تو جو طاقت اور غذا کا انجکشن ہوتا ہے اس سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے لیکن جو علاج کا انجکشن ہوتا ہے اس سے روزہ نہیں ٹوٹتا، علمائے کرام نے ویکسین کے انجکشن کو علاج کا انجکشن شمار کیا ہے۔

نکتہ نمبر6:

اگر بیماری کے دوران اگر کوئی روزہ دار ہے جو بلڈ ڈونیٹ کرنا چاہتا ہے تو کیا اس کا روزہ ٹوٹ جاتا ہے؟

شیخ بن باز رحمۃ اللہ علیہ اور شیخ ابن عثیمین رحمۃ اللہ علیہ نے جو حجامہ کے اختلافات ہیں علمائے کرام کو احادیثِ حجامہ سمجھنے کے فہم میں جو اختلافات ہیں اسی کی بنیاد پر یہ مسئلے کو بھی حل کیا جاتا ہے وہ یہ ہے کہ اگر کچھ قطرے خون لیا جاتا ہے تا کہ ٹسٹ کریں، تو اس سے روزہ نہیں ٹوٹتا لیکن بڑی مقدار میں بلڈ ڈونیٹ کیا جاتا ہے تو جسم میں کمزوری لاحق ہو سکتی ہے ابن عثیمین رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کسی نے بلڈ ڈونیٹ کیا جسم میں کمزوری لاحق ہو گئی تو اس کو چاہئے کہ اس کو احتیاطاً روزہ کی قضا کر لے لیکن وہ روزہ ہے کہہ کر وہ کسی کو میں خون نہیں دیتا ایسا نہیں بولنا چاہئے، خون دینا چاہئے اگر چہ کہ آپ کو روزہ بعد میں قضا کیوں نہ کرنا پڑے لیکن انسان کی مدد کرنی چاہئے کسی کی جان بچانا سورۃ المائدہ سورۃ نمبر 5 کی آیت نمبر 32 میں لکھا ہوا ہے کہ انسان کی جان بچانا ایسا ہے کہ تمام انسانوں کے جان بچانے کا ثواب ملے گا آپ کو اور شیخ ابن باز رحمۃ اللہ علیہ نے مشورہ دیا کہ اگر یہ عمل مغرب کے بعد کرلے تو اور بھی اچھا ہے، لیکن اگر کوئی نہیں کرتا ہے تو شیخ ابن عثیمین رحمۃ اللہ علیہ نے کہا اگر کسی نے زیادہ مقدار میں خون دیا ہے اور جسم میں اس کو کمزوری محسوس ہو رہی ہے تو پھر اس کو چاہئے کہ وہ بعد میں اس کے روزے کی قضا کرلے، چھٹوان مسئلے کے اندر یہ بھی ہے کہ اب ایسی وقت پر بعض اوقات بعض نان مسلم یہ گزارش کرتے ہیں کہ ہم جا نہیں سکتے ہم کسی اور ملک رہتے ہیں اور بیمار ہونے کی وجہ سے اس کو کسی طریقے سے ہمارے پاس میت ہو چکی ہے تو نان مسلم، مسلمان سے کہتے ہیں آپ ان کے دفنانے کا کام کریں اور اگر مسلمان جاکر دفنا دیتے ہیں تو یہ جائز ہے شیخ البانی

AskIslamPedia
GATEWAY FOR ISLAMIC INFORMATION
Free Online Islamic Encyclopedia

رحمۃ اللہ علیہ نے "احکام الجنائز" میں صفحہ نمبر 169 میں اور صحیح ابو داود حدیث نمبر 3214 کے حوالے کے مطابق کہ علی رضی اللہ عنہ کو اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا کہ جب ابو طالب کا انتقال ہوا، ابو طالب مسلم تھے یا غیر مسلم ان کو وہ مسئلہ بھی حل کرنا آسان ہو جائے گا کہا اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے

((اذْهَبْ فَوَارِ أَبَاكَ ثُمَّ لَا تُحْدِثَنَّ شَيْئًا حَتَّى تَأْتِيَنِي))

جاؤ اور جا کر اپنے باپ کو دفنا دو ان کو زمین میں چھپا دو اس کا مطلب یہ ہے کہ ان کو زمین میں دفنا دو، علی رضی اللہ عنہ مسلمان تھے لیکن ابو طالب نے اسلام قبول نہیں کیا تھا یہاں تک کہ ان کا انتقال ہو گیا تو ایسے وقت پر ان سے کیا کہا گیا تھا اگر چہ کہ کوئی غیر مسلم ہو تو ایک مسلمان اس میت کو دفنا سکتا ہے اگر گھر والے اجازت دیتے ہیں یا میت کے گھر والے گزارش کرتے ہیں تو ایسے وقت میں ایک مسلمان کو جھجکنا نہیں چاہئے کہ جائز ہے یا ناجائز تو آپ کے لیے الحمد للہ حدیث موجود ہے البتہ آپ جلانے کا کام نہیں کر سکتے آپ صرف اتنا ہی کر سکتے ہیں کہ اگر جلانے کی نوبت آجائے تو ان سے جو جلانے والے نان مسلم ہیں آپ ان کے حوالے کر سکتے ہیں یعنی کہ آپ امبولنس سے یا ہاسپٹل سے لے جا کر آپ میت کو پہنچا سکتے ہیں جو شمشان گھاٹ ہوتا ہے اگر آپ وہاں تک بھی پہنچا دیتے ہیں تو یہ اتنا کافی ہے لیکن آپ کسی بھی طریقے سے لکڑی دینا یا جلانے میں مدد کرنا کیونکہ کوئی ایسی زبردستی نہیں کہ اگر آپ نہیں جلائیں گے تو وہاں پر آپ کو مارا جائے گا کاٹا جائے گا ایسی کوئی مجبوری ہے ہی نہیں اب اگر آپ اپنی طرف سے سوچ کر کہ کہیں کوئی مجبوری نہ آجائے کوئی ظلم نہ ہو جائے بلکہ ہندوستان میں بہت سارے ورکرس بھی ہوتے ہیں جو صرف اسی کام پر لگے ہوئے ہیں وہ ورکرس شمشان گھاٹ میں جلانے کا کام انجام دیتے ہیں، آپ اتنی ہی مدد کیجئے کہ آپ کو جلانے کی نوبت نہ آئے یعنی کہ آپ جلانے کے علاوہ جو مدد ہو سکتی ہے آپ کر سکتے ہیں جس کی شریعت آپ کو اجازت دیتی ہے آپ اتنا ہی کام کیجئے، غیر مسلموں سے تعلقات رکھنا جائز ہے دنیاوی اعتبار سے لیکن مداہنت جائز نہیں ہے یعنی کہ دین کے اندر کمپرومائز:

﴿لَكُمْ دِينُكُمْ وَلِيَ دِينِ﴾

آپ کا دین آپ کو اور ہمارا دین ہم کو دین کے مسئلے میں کوئی بھی کمپرومائز نہیں کرنا چاہئے البتہ

﴿وَصَاحِبْهُمَا فِي الدُّنْيَا مَعْرُوفًا﴾

AbmQuranNotes.com / AskIslamPedia.com
AskIslamPedia
GATEWAY FOR ISLAMIC INFORMATION
Free Online Islamic Encyclopedia

شرک کے کام میں اسی طرح گناہ کے کام میں مدد نہیں کرنا چاہئے لیکن دنیا کے اعتبار سے اچھے تعلقات رکھنا جو ممکن ہو اور شریعت کے دائرے میں ہو اور علمائے کرام نے جس کو پرسکرائیب کیا ہو وہاں تک مدد کے کام سرانجام دیئے جاسکتے ہیں کیونکہ اسلام میں میت کی ایک ہڈی بھی توڑنا بھی جائز نہیں ہے تو آپ ہڈی کو جلا رہے ہیں پورے جسم کو ہی جلا رہے ہیں یہ کیسے ہو سکتا ہے اس کے لیے میں اور ایک حدیث سناتا ہوں صحیح بخاری حدیث نمبر 2954 میں کہ اللہ کے نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((وَإِنَّ النَّارَ لَا يُعَذِّبُ بِهَا إِلَّا اللَّهُ))

کہ آگ سے کوئی کسی کو جلانے کا حق نہیں رکھتا، ہاں اگر کوئی جلانے کا حق رکھتا ہے تو وہ صرف اور صرف اللہ ہے کیونکہ آگ کو اللہ نے پیدا کیا تو یہ آگ سے اللہ سبحانہ و تعالیٰ جلائیں گے جہنم میں نافرمانوں کو وہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا حق ہے بندے جو ہے آگ سے کیس کو بھی جلا نہیں سکتے یہاں تک کہ چیونٹیوں کو بھی یا کسی جانور کو بھی آپ نہیں جلا سکتے انسان تو دور کی بات ہے کیونکہ انسان کی عزت کرنا ہے چاہے وہ زندہ ہو یا مردہ تکریمِ انسانیت فرض ہے تو یہ چند مسائل تھے جو کرونا سے ریلیٹڈ تھے۔

نکتہ نمبر 7:

کوویڈ 19 کے دوران بعض اوقات یہ ہوتا ہے کہ آپ کو قرضہ دینا پڑتا ہے یا قرضہ لینا پڑتا ہے یعنی قرضہ دینے والوں کی کیا فضیلت ہے۔

اس بارے میں تقریباً لگ بھگ سات احادیث میں آپ کے سامنے پیش کرونگا۔

پہلی حدیث:

قرضہ دینے کی اہمیت:

اللہ کے نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((مَا مِنْ مُسْلِمٍ يُقْرِضُ مُسْلِمًا))

اگر کوئی مسلمان کسی دوسرے مسلمان کو قرضہ دیتا ہے

((قَرْضًا مَرَّتَيْنِ))

AskIslamPedia
GATEWAY FOR ISLAMIC INFORMATION
Free Online Islamic Encyclopedia
AbmQuranNotes.com / AskIslamPedia.com

دو مرتبہ قرضہ دیتا ہے

((إِلَّا كَانَ كَصَدَقَتِهَا مَرَّةً))

تو ایک مرتبہ اتنا اماؤنٹ اللہ کی راہ میں خیرات کرنے کا ثواب ملے گا۔

مثال کے طور پر آپ نے ایک کڑوڑ کسی کو قرضہ دیا تو گیا کہ آپ نے اللہ کی راہ میں پچاس لاکھ روپئے خیرات کرنے کا ثواب اٹھالیا اللہ اکبر کتنی بڑی فضیلت ہے قرضہ دینے کی اور اگر آپ نے ایک کڑوڑ دو مرتبہ اس کو دیا تو گویا کہ آپ نے اللہ کی راہ میں ایک کڑوڑ خیرات کرنے کا ثواب اٹھالیا تو یہ صحیح ابن ماجہ حدیث نمبر 1987، میں یہ حدیث پائی جاتی ہے۔

دوسری حدیث:

اللہ کے نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((نَفْسُ الْمُؤْمِنِ مُعَلَّقَةٌ بِدَيْنِهِ))

مومن اگر اس کا انتقال ہو جاہے لیکن قرضہ اگر وہ رکھ کر جاتا ہے تو قرضہ کی وجہ سے تو اس کی جان اٹکی ہوئی رہتی ہے

((حَتَّى يُقْضَى عَنْهُ))

یہاں تک کہ اس قرضہ کو ادا نہ کیا جائے تو وارثین کو چاہئے کہ اگر کوئی مال ہے تو ترکہ میں تقسیم کرنے سے پہلے قرضہ ادا کریں یہ ان پر ذمہ داری ہے اور قرضہ اور وصیت کفن دفن کے مسائل پھر قرضہ پھر وصیت پھر اس کے بعد ترکہ کا مسئلہ آتا ہے اس کا آپ خیال رکھیں سورۃ النساء سورۃ نمبر 4 کی آیت نمبر 11 اور 12 میں اللہ سبحان وتعالیٰ ارشاد فرمایا کہ دیکھو پہلے قرضہ اور وصیت کی تاکید کی گئی، سنن الترمذی حدیث نمبر 1079 میں یہ حدیث ہے، یعنی مطلب یہ ہے کہ قرضہ لینے کو کوئی بھی آدمی آسان نہ سمجھے ایک طرف قرضہ لینے کی اسلام میں اجازت دی گئی اللہ کے نبی ﷺ نے بھی عملی طور پر قرضہ لیا اور اچھے طریقے سے ادا بھی کر دیا، اس کی اجازت ہے لیکن قرضہ لینے پر ابھارا نہیں جائے گا، کیونکہ ایسے بہت لوگ ہیں جو قرضہ تو بڑی آسانی سے لیلے تے ہیں لیکن قرضہ ان سے آسانی سے ادا نہیں ہوتا، پھر آپ مسئلے اٹھاتے کیوں ہو جنہیں حل کرنا پڑے۔

AbmQuranNotes.com / AskIslamPedia.com

تیسری حدیث:

اللہ کے نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((مَنْ أَخَذَ أَمْوَالَ النَّاسِ))

اگر کوئی لوگوں کے مال کو لیتا ہے

((يُرِيدُ أَدَاءَهَا))

اگر وہ ادا کرنے کی نیت سے قرضہ لیتا ہے

((أَدَّى اللَّهُ عَنْهُ))

تو اللہ سبحانہ وتعالیٰ اس کو اس قرضہ کی ادئیگی میں مدد فرماتے ہیں

((وَمَنْ أَخَذَ يُرِيدُ إِتْلَافَهَا))

لیکن کوئی آدمی جس کی نیت میں کھوٹ ہے کہ وہ قرضہ اس لیئے لے رہا ہے تا کہ اس آدمی کا مال ڈوبا دے

((أَتْلَفَهُ اللَّهُ))

تو اللہ سبحانہ وتعالیٰ ایسے آدمی کو تباہ کر دیں گے

یعنی کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ اس کو نقصان پہنچائیں گے اس کے کاروبار میں نقصان ہی نقصان ہو گا، صحیح بخاری، حدیث نمبر 2387، اس سے کیا پتہ چل رہا ہے کہ لینے والے کی نیت کیا ہونی چاہئے لینے والا قرضہ کو معاملے نہ سمجھے، دوسری طرف قرضہ دینے کے لیے بھی ابھارا جارہا ہے ترغیب دلائی جارہی ہے یعنی اسلام میں قرضہ دینے والے سے کہا جارہا ہے کہ قرضہ دو کوئی اگر مالی مصیبت میں ہے تو اس کی مدد کرو کسی کی بھی مصیبت میں کام آنا چاہئے ایک طرف معاشرہ کو یہ تربیت دی جارہی ہے کہ قرضہ لے نے کی عادت کو معمول نہ بنایا جائے، قرضہ کو معمولی نہ سمجھیں، مقررہ وقت پر ادا کرنے میں دین اور دنیا کی کامیابی ہے۔

چوتھی حدیث:

اللہ کے نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((خِيَارَ النَّاسِ أَحْسَنُهُمْ))

AbmQuranNotes.com / AskIslamPedia.com
AskIslamPedia
GATEWAY FOR ISLAMIC INFORMATION
Free Online Islamic Encyclopedia

متفق علیہ روایت ہے صحیح بخاری و صحیح مسلم کی روایت ہے، کہ سب سے بہترین لوگ وہ ہیں جو قرضہ کو ادا کرتے ہیں اچھے طریقے سے اب اچھے طریقے سے ادا کرنے کا مطلب کیا ہے

((أَحۡسَنُهُمۡ قَضَاءً))

جب وہ اپنے قرضے کو ادا کرتے ہیں تو اچھے طریقے سے ادا کرتے ہیں۔

پانچویں حدیث:

جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے قرضہ لوٹایا تو کیسے لوٹایا

((فَقَضَانِي وَزَادَنِي))

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے قرضہ بھی لوٹایا اور کچھ بڑھ کر تحفہ بھی دیا

تو اس کا مطلب یہ نکلا کہ پہلے سے ہی اگر شرط لگاتے ہیں اور لازم کرتے ہیں کہ دیکھو بھائی میں ایک لاکھ دے رہا ہوں کل جب تم لوٹاؤ گے تو ایک لاکھ پانچ ہزار روپیئے دینا تو یہ ہے سود "بِشَرۡطٍ مُسۡبَق" پہلے سے ایک شرط لگادیتے ہیں لوگ لیکن اگر بعد میں دونوں میں کسی بھی طریقے سے اشارتاً یا کنایتاً کہیں سے بھی قسم کا ٹائی اپ نہیں رہتا ہے شرط یا معاہدہ یا ایسا کچھ نہیں رہتا ہے قرضہ لینے والا آدمی بخوشی کہ اس نے میرے مصیبت میں اور ضرورت کے وقت پر ساتھ دیا چلو کچھ زیادہ دیتے ہیں تاکہ اس کے بچوں کے کچھ کام آجائے یا اس آدمی کے کچھ کام آجائے اپنی طرف سے دیتا ہے تو اس کو ابھارا گیا ہے اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جابر صلی اللہ علیہ وسلم کہتے ہیں کہ اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ عمل تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے قرضہ لوٹایا اور مجھے زیادہ بھی دیا تو کئی لوگ سمجھتے ہیں کہ زیادہ دینا غلط ہے تو ایسی کوئی بات نہیں ہے بغیر شرط کے ہو تو جائز ہے۔

چھٹویں حدیث:

قرضوں اور مہلت سے متعلق اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اب قرضہ دینے والے کے بارے میں کیا بتارہے ہیں تعلیم

((وَمَنۡ يَسَّرَ عَلَى مُعۡسِرٍ يَسَّرَ اللَّهُ عَلَيۡهِ فِي الدُّنۡيَا وَالۡآخِرَةِ))

اگر کوئی تنگ دست پر آسانی والا معاملہ کرتا ہے یعنی کہ آپ نے قرضہ دیا لیکن سامنے والا کچھ مشکلات کا شکار ہے تو آپ کیا کرتے ہیں تو چلو میں آسانی دیتا ہے تو اللہ سبحانہ وتعالیٰ اس آدمی کو دنیا اور آخرت میں آسانی دیں گے

AbmQuranNotes.com / AskIslamPedia.com
AskIslamPedia
GATEWAY FOR ISLAMIC INFORMATION
Free Online Islamic Encyclopedia

آپ انسان کی مدد کریں گے تو اللہ سبحانہ و تعالیٰ آپ کی مدد کریں گے اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی مدد کتنے لول پر ہو سکتی ہے اس کا آپ اندازہ نہیں کر سکتے ہو سکتا ہے آپ کسی پر دس روپیئے کی آسانی کر رہے ہوں گے تو اللہ سبحانہ و تعالیٰ آپ کی زندگی میں کروڑوں کی آسانی کر دے کیونکہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ کے خزانوں میں کوئی کمی نہیں ہے تو اسی لیے یہ فضیلت اپنانے کی کوشش کرنی چاہئے ہمیشہ لوگوں کو مہلت دینے کی عادت ڈالنی چاہئے صحیح ابن ماجہ حدیث نمبر 1976۔

ساتویں حدیث:

اللہ کے نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا:

مہلت دینے والے کی فضیلت کیا ہے، ایک آدمی کا قرضہ واپس کرنے کا وقت آگیا ہے لیکن آپ اس کو کہتے ہیں چلو اگر اب مشکل ہے تو بعد میں دے سکتے ہیں تو اس بارے میں یہ حدیث ہے:

((مَنْ أَنْظَرَ مُعْسِرًا))

اگر کوئی تنگ دست کو مہلت دیتا ہے

((أَوْ وَضَعَ عَنْهُ))

یا اس کو معاف کر دیتا ہے

((أَظَلَّهُ اللَّهُ فِي ظِلِّهِ))

اللہ سبحانہ و تعالیٰ اپنا ایک خاص سایہ جیسا کہ عرش کا سایہ ہوتا ہے اس طریقے سے اللہ سبحانہ و تعالیٰ قیامت میں ایک مخلوق پر سایہ فگن کریں گے اس سایہ کے اندر سے آدمی کو جب کہ حشر کے میدان میں کتنی تکلیف ہوتی ہے کہ سورج ایک میل کے قریب آجاتا ہے کہ وہ سرمہ دانی کا مِیل ہے یا کلومیٹر کی مِیل ہے بہر حال اتنا قریب آجاتا ہے بہت سے ایسے ہونگے کہ اپنے ہی پسینے میں شرابور ہونگے اپنے گناہوں کے حساب سے لیکن اس وقت پر کچھ خوش نصیبوں کو اللہ سبحانہ و تعالیٰ عرش کے سائے میں جگہ دیتے ہیں تو ان میں یہ بھی شخص شامل ہوتا ہے جس نے قرضہ ادا کرنے میں مہلت دی صحیح مسلم حدیث نمبر 3006 میں بتایا جارہا ہے تو یہ ساتواں نکتہ تھا کہ قرض اور مہلت کے بارے میں اسلام کیا کہتا ہے۔

AskIslamPedia
GATEWAY FOR ISLAMIC INFORMATION
Free Online Islamic Encyclopedia
AbmQuranNotes.com / AskIslamPedia.com

نکتہ نمبر8:

ڈاکٹرس کی کیا اہمیت ہے اور ڈاکٹرس کو کیا ثواب ملتا ہے کیونکہ آج کل ڈاکٹر کافی قربانی دے رہے ہیں ڈاکٹر جو محنت کر رہے ہیں تو ان کی کیا فضیلت ہے اسلام میں ڈاکٹرس کی کیا اہمیت ہے۔

ڈاکٹرس کی فضیلت کیا ہے یہ پورے کرونا کے دور میں جہاں پر قرضہ دے کر کوئی مدد کر رہا ہے کوئی تیمارداری کے ذریعہ مدد کر رہا ہے، کوئی فوڈ سپلائی کر رہا ہے، کوئی اکویمنٹ دے رہا ہے، کوئی واکسن دے رہا ہے، لیکن ڈاکٹرس کی خدمات کو کیوں بھول جائیں، ڈاکٹر کی کتنی فضیلت ہے ڈاکٹر تو انسانوں کے لیے سہولت والے ہیں، تو ڈاکٹر کونسی حدیث سے اجر اٹھا رہا ہے اللہ کے نبی ﷺ آسانی پیدا کرنے والوں کے لیے کیا کیا فضیلتیں دی ہیں وہ ڈاکٹر کو لگ جاتی ہیں لوگوں کی کی مدد کرنے والی جو حدیثیں ہیں وہ ڈاکٹرس کو لگ جاتی ہیں، لوگوں کو مدد کرنے کی فضیلت ہو اسی طریقے سے لوگوں کی بیمار کی عیادت کو جانے کی فضیلت ہو تو وہ بھی ڈاکٹرس کو لگ جاتیں ہیں، آیئے اس بارے میں دو حدیثیں میں آپ کے سامنے پیش کروں گا، ان شاء اللہ پھر کبھی اور وقت ڈاکٹرس کے لیے ایک الگ اپیسوڈ لیں گے ان شاء اللہ۔

پہلی حدیث:

صحیح مسلم حدیث نمبر 2568 کہ اس کے اندر اللہ کے نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اگر کوئی بیمار کی عیادت کرتا ہے، تو ڈاکٹرس کیا کرتے ہیں بیمار کے پاس جاتے ہیں بلکہ دن بھر میں وہ کئی کئی بار بیماروں کے پاس جاتے ہیں:

((لَمْ يَزَلْ فِي خُرْفَةِ الْجَنَّةِ))

کہ وہ جنت کے کیاریوں اور جنت کے ہریالی ہے اس کے اندر وہ ہیں گے

((حَتَّى يَرْجِعَ))

جب تک کہ وہ لوٹ نہیں جاتا، تو ڈاکٹرس کو بھی یہ فضیلت مل سکتی ہے ان شاء اللہ۔

دوسری حدیث:

سنن الترمذی حدیث نمبر 969 کے مطابق کے کہ جو کوئی صبح میں اگر مریض کی عیادت کرنے جاتا ہے تو شام تک ستر ہزار فرشتے اس کے لیے دعا کرتے ہیں اور اگر کوئی شام میں جاتا ہے تو فجر تک ستر ہزار فرشتے اس کے لیے

AbmQuranNotes.com / AskIslamPedia.com
AskIslamPedia
GATEWAY FOR ISLAMIC INFORMATION
Free Online Islamic Encyclopedia

دعا کرتے ہیں تو آپ نے دیکھا کہ کتنی بڑی دعا لگتی ہے کتنی رحمت اور سکون آپ کے گھروں پر نازل ہو رہا ہو گا آپ اندازہ لگا سکتے ہیں۔

نکتہ نمبر9:

تدبیر یا اسٹراٹیجی اپنانا یا سوشیل ڈسٹنس یا پھر آپ ماسک لگاتے ہیں یا آپ سینیٹیزرس استعمال کرتے ہیں اور آپ احتیاط کرتے ہیں، کرونا سے بچنے کی کوشش کر رہے ہیں تو کیا یہ تقدیر کے خلاف ہے یا توکل کے خلاف ہے آج اس بارے میں ڈسکس کیا جائے گا ان شاء اللہ، کیا تدبیر تقدیر کے خلاف ہے بعض لوگ کہتے ہیں کہ تقدیر ہے موت آنا ہے تو آکر رہے گی اس کا مطلب تھوڑی یہ ہے کہ آپ اپنے آپ کو ہلاکت میں ڈال دیں، اللہ کے نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ دشمن سے ملنے کی تمنا مت کرو

((لَا تَتَمَنَّوْا لِقَاءَ الْعَدُوِّ))

موت کی تمنا بھی کرنا جائز نہیں ہے بلکہ آپ کو احتیاط کرنا چاہئے ایسے وقت پر ایک اور حدیث اللہ کے نبی ﷺ کے پاس ایک صحابی رضی اللہ عنہ نے آکر کہا کہ فلاں اونٹنی میں متعدی یعنی پھیلنے والے بیماری ہو رہی ہے تو اللہ کے نبی ﷺ نے فرمایا کہ پہلے والے اونٹ کو کس نے لگایا یعنی کہ دراصل یہاں پر اور ایک حدیث بھی مل تی ہے کہ اس کے اندر یہ کہ اللہ کے نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((فِرَّ مِنَ الْمَجْذُومِ فِرَارَكَ مِنَ الْأَسَدِ))

کہ تم جزامی سے ایسے بھاگو جیسا کہ شیر سے بھاگ تے ہیں ڈر کر

یعنی ک مطلب یہ ہے کہ اس کے اندر علمائے کرام نے تطبیق دیتے ہوئے کہا کہ آدمی یہ سوچے کہ بیماری بذاتِ از خود نہیں جب تک کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا حکم نہ ہو تو یہاں پر ایک عقیدہ توڑا جا رہا ہے کہ شاید بیماری کہیں اور سے آگئی اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے سلطنت کے باہر سے تو ایسی بات نہیں کیونکہ ہر کام اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے حکم سے ہوتا ہے کیونکہ بعض اوقات یہ ہوتا ہے کہ نرس بیمار کے قریب ہی ہوتے ہیں اور بہت سارے لوگ بیمار کے قریب میں ہوتے ہیں لیکن بعض وقت ان کو وہ بیماری نہیں لگتی تو اس کا مطلب یہ کہ یہاں پر اللہ سبحانہ وتعالیٰ حکم نہیں ہے تو یہ معلق ہے اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے حکم پر تو اس کا مطلب بیماری بھی کمزور ہے اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے تابع

AskIslamPedia
GATEWAY FOR ISLAMIC INFORMATION
Free Online Islamic Encyclopedia
AbmQuranNotes.com / AskIslamPedia.com

ہے، اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا جب تک حکم نہ ہو تو کوئی بھی بیماری کسی کا کچھ نہیں بگاڑ سکتی، لیکن دوسری جگہ پر یہ ہے کہ پیر یکاشن لینے کے لیے کہا گیا، پیر کاشن لینا الگ چیز ہے لیکن عقیدہ، نیت آپ کی سوچ کیا ہے وہ یہاں پر بتائی جا رہی ہے کہ سوچ میں کیا ہونا چاہئے اسی لیے شیخ بن باز رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا گیا کہ توکل کا مطلب کیا ہے تو انہوں نے کہا کہ اسکے اندر دو پوائینٹ ہیں

((الْاِعْتِمَادُ عَلَى اللهِ))

اللہ پر بھروسہ کرنا، اور دوسرا کیا ہے

((بِالْاَخْذِ الْاَسْبَابِ الْمَشْرُوْعَةِ))

مشروع اور جائز اسباب کو بھی اپنانا ہے اور اللہ پر بھی بھروسہ کرنا ہے بلکہ علمائے کرام نے کہا کہ اگر ایک آدمی صرف اسباب کو اپناتا ہے اور اللہ سبحانہ وتعالیٰ پر بھروسہ نہیں کرتا ہے تو گویا کہ وہ شرک کر رہا ہے تو ویسا نہیں کرنا چاہئے بلکہ جائز اسباب کو اختیار کرنا چاہئے کہ مسببِ حقیقی تو اللہ سبحانہ وتعالیٰ ہی ہے اسی لیے ایک حدیث ہے اس کا معنی صحیح لیکن اس کی سند صحیح نہیں ہے بعض علمائے کرام کے پاس البتہ صحیح ابن حبان کی سند کو شیخ شعیب الارناووط نے حسن کہا ہے لیکن "لجنہ دائمہ" کے اہل علم نے کہا کہ یہ حدیث ضعیف ہے بلکہ بعض نے تو اس کو منکر تک کہہ دیا ہے یعنی کہ ضعیف تو ہے لیکن اس کا معنی صحیح ہے وہ یہ ہے کہ اسباب کو اختیار کرنا چاہئے اس کے بہت سارے دلائل قرآن مجید میں بھی موجود ہے ، مریم علیہا السلام کو کھجور کے درخت کے پاس کہا کہ اس کو آپ (علیہا السلام) ہلائیے تو کھجوریں گریں گے تو کھجوریں تو خود بہ خود گر سکتی تھیں لیکن اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے کہا کہ اسباب اپنانا چاہئے، موسیٰ علیہ السلام سے کہا کہ تم لکڑی سے سمندر کو مارو گے تو پھٹ پڑے گا موسیٰ علیہ السلام اگر نہیں بھی مارے اللہ تعالیٰ صرف "کن فیکون" کہہ دیں تو سمندر پھٹ سکتا ہے لیکن اسباب کو اپنانا چاہئے، اسباب کو پانے کے لیے بہت سی جگہوں پر قرآن مجید میں ابھارا گیا ہے، ہجرت کے موقعہ اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جاتے ہیں یمن کی طرف لیکن بعد میں جاتے ہیں مدینہ کی طرف یعنی کہ کفارِ قریش پہلے چلے گئے مدینہ کی طرف اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو ڈھونڈتے ڈھونڈتے بعد میں اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم ساحلی راستے سے ہوتے ہوئے جاتے ہیں تو یہ سب اسباب اپنانا چاہئے ، اسٹراٹیجی اپنانا جنگوں کے دوراں، اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے خندقیں کھودی اور اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم تلواروں کا اور تیروں کا اور اسی طرح گھوڑوں کا اور سواروں کا کیوں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انتظام کیا ایسا تو نہیں کہ اللہ کی مدد آئی

AskIslamPedia
GATEWAY FOR ISLAMIC INFORMATION
Free Online Islamic Encyclopedia

گی اور ہم ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر صرف بیٹھے رہیں گے وہاں جاکر میدانِ جنگ میں نماز پڑھیں گے اور فرشتے آکر لڑلے تے ایسا تو نہیں ہے نا، باقاعدہ اسباب کو اپنانا ہے اللہ کے نبی ﷺ پوچھتے جاؤ جاکر دیکھو کہ وہ سامنے والے لوگ کتنے دیغ چھڑا رہے ہیں کتنا کھا رہے ہیں اور اسی طریقے سے یہاں تک کہ اگر ان کے مینگنی جو ان کے جانوروں کی جو غلاظت ہوتی ہے وہ تک بھی اٹھا کر لاتے تھے اور اس کے اندر دیکھتے تھے کہ اس کے اندر بہت ہی سوکھا پن تو اس کا مطلب یہ ہے کہ سامنے والو کے پاس کھانے کی بہت کمی ہے لیکن اگر وہ غلاظت مینگنی ہوتی تھی مینگنی سے پہچانتے تھے کہ اس قوم کی تونگری کا کیا حال ہے اور غربت کا کیا حال ہے جو غربت ہوتی تھی تنگی ہوتی تھی تو مینگنی بھی جو ہے نا بہت ہی سوکھی ہوتی تھی لیکن جب تروتازہ اور خوب کھلایا جاتا تھا کھاتے تھے پیتے تھے تو اس کی مینگنی بھی کیا ہوتی تھی بہت ہی تروتازہ ہوتی تھی اس سے بھی اندازہ لگایا جاتا ہے یہ سب کیا ہیں اسباب ہیں اسٹراٹیجیس ہیں تو اسلام میں اسٹراٹیجیس اور اسباب کو اپنانے کو نہیں روکا گیا تدبیر تقدیر کے خلاف نہیں ہے اور نا توکل کے خلاف ہے بلکہ تدبیر تقدیر کا ایک حصہ ہے تو یہ مسئلہ حل ہو گیا الحمدللہ۔

نکتہ نمبر10:

الجمعیۃ الخیریۃ اگر آپ کوئی سوسائیٹی یا ٹرسٹ بنا کر لوگوں میں چاریٹی کا کام کرتے ہیں لوگوں کو کھانا کھلاتے ہیں ان کو بنیادی ضروریات کی چیزیں مہیا کرواتے ہیں میڈیسن فری میں دیتے ہیں ان سب کی کیا اہمیت اور فضیلت ہے۔

الجمعیۃ الخیریۃ کھولنے کی قرآن وحدیث میں دلیل کہاں ہے یعنی کہ سوسائیٹی کھولتے آپ ایک چھوٹا ٹرسٹ بناتے اور اس ذریعے سے آپ پیسہ جمع کرتے اور غریبوں کو کھانا کھلاتے اور غریبوں کے بارے میں سوچتے اپنے سے ہٹ کر بھی آپ دوسروں کے بارے میں سوچتے تو دراصل شیخ البانی رحمہ اللہ نے کہا کہ یہ بہت اچھا عمل ہے اور آپ نے سورۃ الماعون:

﴿أَرَأَيْتَ الَّذِي يُكَذِّبُ بِالدِّينِ﴾

کیا آپ نے دیکھا اس کو آدمی کو جس نے قیامت کے دن کا انکار کر رہا ہے

﴿فَذَٰلِكَ الَّذِي يَدُعُّ الْيَتِيمَ﴾

جو آخرت کا انکار کرتا ہے اس کے اندر کیا کیا کمزوریاں آجاتی ہیں وہ یتیموں کو دھکے دیتا ہے

﴿وَلَا يَحُضُّ عَلَىٰ طَعَامِ الْمِسْكِينِ﴾

AskIslamPedia
GATEWAY FOR ISLAMIC INFORMATION
Free Online Islamic Encyclopedia
AbmQuranNotes.com / AskIslamPedia.com

اور وہ ابھارتا نہیں ہے مسکینوں کو کھانا کھلانے پر

تو اس کا مطلب یہ نکلا کہ یتیموں کا خیال نہیں کرنا مسکینوں کا خیال نہیں کرنا یہ وہ لوگ کرتے ہیں جن کو آخرت پر یقین نہ ہو لیکن جن کو آخرت پر یقین ہو تو وہ یتیموں کا مسکینوں کا خیال کریں اس سے پتہ چلتا ہے کہ بلکہ ابھارنا چاہئے کیسا کرنا ہے

﴿وَلَا يَحُضُّ عَلَىٰ طَعَامِ الْمِسْكِينِ﴾

اللہ سبحانہ وتعالیٰ ڈانٹ تے ہوئے کہہ رہے ہیں کہ یہ شخص جو ہے نا مسکینوں کو کھلانے پر ابھارتا نہیں ہے یعنی کہ مطلب یہ ہے کہ ابھارنا چاہئے ابھارنے کے لیے آپ کیا کرتے ہیں ایک الجمعیۃ الخیرۃ کھولتے ہیں اور لوگوں کو کہہ تے ہیں آؤ اور اس میں پیسے ڈالو ہم جاکر وہ کام کریں گے ان کی مدد کریں گے تو ایک آدمی لگا ہوا ہوتا ہے فالو کر رہا ہے ایک غم پالتا ہے حم پالتا ہے ایک فکر پالتا ہے پھر اس کے بعد جاکر محنت کرتا ہے تو دراصل شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ یہ بہت بڑا کارِ خیر ہے۔

نکتہ نمبر11:

جمعہ اور جماعات سے ایک آدمی دور رہکر ایک آدمی گھر میں ہی نماز ادا کرتا ہے کرونا کی وجہ سے تو اس کے کیا مسائل ہیں یہ تو عید کے مسائل ہیں اُس کے بارے میں ایک مستقل کل ان شاء اللہ میں تفصیلی بیان کروں گا آج میں نے صرف ٹاپک ذکر کر دیا ہے۔

جمعہ یا جماعات کے تعلق سے عید کے موقع پر کیسے کیا جائے تو اس پر ہمارا ایک مستقل اس پر میں نے ایک تحریر تیار کی ہے جو کو میں پڑھ کر سناؤں گا ان شاء اللہ عید کے مسائل کرونا کے وجود کے دوران۔

نکتہ نمبر12:

بعض اوقات حالات ایسے ہوتے ہیں کہ مریض کی یا مرنے والے میت کی اس کیفیت میں باڈی حوالے کی جاتی ہے کہ نہلانا بھی مشکل ہے اور تیمم بھی مشکل ہے، قریب جاکر ڈر جاتا ہے ایک آدمی، کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ کرونا مجھے لگ جائے یا ویسے وقت پر الگ الگ ڈسکشن ہوتے ہیں کہ میت کے قریب جانے سے کرونا نہیں ہوتا ہے لیکن اس کے باوجود بھی بعض اوقات ایسے کچھ اور بیماریاں اتنی زیادہ ہوتی ہیں کہ خون جو ہے اتنا زیادہ نکل گیا، جیسا کہ

AbmQuranNotes.com / AskIslamPedia.com
AskIslamPedia
GATEWAY FOR ISLAMIC INFORMATION
Free Online Islamic Encyclopedia

شیخ بن باز رحمۃ اللہ علیہ کے پاس ایک مسئلہ آیا تھا کہ کسی کا اکسیڈنٹ ہو گیا یا اس حالت میں اس کا جو ہے جسم سے خون رس رہا ہے کہ اس کو ایک بڑے پاکٹ میں ڈال کر ورثہ کے حوالے کیا جارہا ہے اس وقت میں نہ غسل کروایا جاسکتا ہے اور نہ تیمم، ایسی کوئی سچویشن آجاتی ہے کہ غسل بھی نہیں اور تیمم بھی نہیں تو کیا بغیر تیمم اور بغیر غسل کے کسی میت کو دفن کیا جاسکتا ہے؟ تو اس بارے میں علمائے کرام کے کیا اقوال ہیں۔

اور اسی طرح کرونا کے دوران مریض اس حالت میں ہوتا ہے کہ بعض اوقات ہاسپٹل والے کہتے ہیں یہ پاکٹ آپ میت کو مت نکالیئے بس اس کو لے جاکر دفن کر دیجیئے تو اب ایسے وقت پر غسل دیا جارہا ہے اور نہ تیمم دیا جارہا ہے تو اس بارے میں شیخ بن باز رحمۃ اللہ علیہ جب باحیات تھے تو اس وقت پر ایسا ایک مسئلہ آیا تھا کہ بہت خطرناک طریقے سے ٹکر کی وجہ سے ایک آدمی کی باڈی اتنی زیادہ لہولہان ہو گئی تھی کہ ایک پاکٹ میں ڈال کر اور پوری طرح سے پیاک کر کے وارثین کو کہا گیا تھا اسی طریقے سے آپ دفنانا ہے، تو ایسے وقت پر سوال اٹھا کہ اب غسل دیں گے کیسا؟ یا میت کو تیمم کیسے دیں گے تو ایسے وقت پر شیخ بن باز رحمۃ اللہ علیہ نے فتویٰ دیا تھا اس وقت پر یہ فتویٰ مقبول ہوا اور تمام علمائے کرام نے اس فتوے کو قبول کیا وہ یہ ہے کہ بغیر غسل کے اور بغیر تیمم کے بھی دفنایا جاسکتا ہے مطلب یہ ہے کہ جو شرطیں ہیں اور جو ارکان ہیں جو بھی چیزیں اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے واجب کی ہیں تو اس کے لیے علمائے کرام نے ایک اصول بتادیا ہے اگر پڑھتے ہیں اصولِ فقہ کی کتابیں تو اس کے اندر واضح طور پر لکھا ہوا ہے کہ استطاعت پر مبنی ہے:

﴿فَاتَّقُوا اللّٰهَ مَا اسْتَطَعْتُمْ﴾

اللہ سبحانہ وتعالیٰ سے تم اتنا ہی ڈرو جتنا تمہاری استطاعت ہو اور اسی طرح جو ہے شیخ السعدی رحمۃ اللہ علیہ نے " القواعد الفقھیة " میں ایک شعر بیان کیا ہے ہمیشہ ذہن میں رکھنا چاہیئے لوگ کہتے ہیں واجب ہے واجب بھی ساقط ہو جاتا ہے اگر آپ عاجز ہو:

وَلَيْسَ وَاجِبٌ بِلَا اقْتِدَارٍ
وَلَا مُحَرَّمٌ مَعَ اضْطِرَارٍ

AskIslamPedia
GATEWAY FOR ISLAMIC INFORMATION
Free Online Islamic Encyclopedia
AbmQuranNotes.com / AskIslamPedia.com

اور کوئی چیز واجب نہیں ہے جب کہ طاقت نہ ہو اور وہ حرام چیزیں جائز ہو جاتیں ہیں اگر مجبوری کی کیفیت ہو تو یہ ایک قاعدہ ہے علمائے کرام نے ہمیشہ سے بتایا ہے تو غسل اور تیمم کا مسئلہ بھی آپ حل کر سکتے ہیں ان شاء اللہ

نکتہ نمبر13:

حرم کی لائیو رکارڈنگ نشر کی جاتی اس نماز کو حیدر آباد میں اگر فالو کریں تو کیا ان کی جماعت ہو جاتی ہے؟

بعض لوگ حرم شریف کی تراویح سن تے ہیں ٹی وی پر دیکھ تے ہیں اور اس میں جو آواز آرہی ہے اسے اپنے گھروں میں حیدر آباد میں جماعت بنا رہے ہیں تو کیا یہ جائز ہے؟ کیا ہم ایسی جماعت بنا سکتے ہیں یا نہیں بنا سکتے؟ تو میں نے ان کو جواب میں کہا اس کو استماع کہا جاتا ہے اجتماع نہیں کا جاسکتا استماع معنی کہ آپ سن رہے ہیں لیکن اجتماع نہیں، اجتماع کہتے ہیں ایک جگہ پر یا چھت کے نیچے امام اور مقتدی جمع ہو رہے ہیں یا ایک ہی مسجد یا اس کے احاطے میں امام اور مقتدی جمع ہوں اس کو اجتماع کہتے ہیں اب درمیان میں اتنے سمندر ہیں انڈیا کہاں اور سعودی عرب کہاں اور درمیاں میں اتنا بڑا فاصلہ ہے اتنے بڑے بڑے گاؤں ہیں شہر ہیں کئی ملک ہیں تو اتنا فاصلہ ہو رہا ہے آپ جو کہہ رہے ہیں اجتماع اس کو استماع ہے "استمع، یستمع، استماع" یہ تو سننا ہوا اس کو اجتماع نہیں کہا جاتا لہذا ایسی جماعت قائم نہیں ہوتی ہے تو متصل ہونا اور لگ کر ہونا یہ شرطوں میں سے ہے صفوں کا متصل ہونا لگاتار ہونا وہ شرطوں میں اس کا خیال رکھیں ہاں یہ لاگ بات ہے کہ حرم میں بعض اوقات بہت زیادہ جگہ نہیں ہوتی ہے تو لوگ بلڈنگ میں پڑھ لے تے ہیں لیکن وہ تو جگہ فل ہونے کے بعد کا ہے اس کو سوچ کر آپ انڈیا میں نہ پڑھ لیں وہ تو ایک مجبوری کی کیفیت ہوتی ہے ایسا نہیں ہے کہ حرم ج میں گہ خالی ہو اور ایک آدمی دور اکیلا پڑھ رہا ہو اور مسجد حرم کے اطراف واکناف بہت سارے مجبوری کے مسائل ہوتے ہیں اس کو بنیاد بنا کر آپ ایک ملک سے باہر جا کر قیاس کریں تو یہ قیاس صحیح نہیں ہو تا ہے۔

نکتہ نمبر14:

جب ہم کسی کی موت کی خبر سنتے ہیں تو تعزیت کے لیے کیا کلمات استعمال کریں کس طرح سے تعزیت پیش کریں؟ اس بارے میں صلاۃ الجنازہ یعنی کہ اگر کوئی مولوی نہ ملے تو ایسے وقت پر وہ چک لسٹ کیا ہے، کفنانا کیسا ہے، غسل کیسے دینا ہے، دفنانا کیسا ہے، 102 پوئینٹ میں آپ کے سامنے ان شاء اللہ میری ایک کتاب ہے "صلاۃ

AskIslamPedia
GATEWAY FOR ISLAMIC INFORMATION
Free Online Islamic Encyclopedia
AbmQuranNotes.com / AskIslamPedia.com

الجنازہ"102 چک لسٹ پر مشتمل ان شاء اللہ وہ بھی میں آپ کو پڑھ کر سناؤں گا تاکہ اگر کوئی اس کو سن کر اپنے میت کو اس کے حقوق ادا کرتے ہوئے اس کی تدفین کرنا چاہتا ہے تو شرعی اعتبار سے کفن دفن کے کیا مسائل ہیں وہ بھی سیکھ لے ان شاء اللہ۔

AbmQuranNotes.com / AskIslamPedia.com
AskIslamPedia
GATEWAY FOR ISLAMIC INFORMATION
Free Online Islamic Encyclopedia

SHAIKH ARSHAD BASHEER UMARI MADANI
Hafiz, Aalim, Faazil (Madina University, KSA), MBA.
Founder & Director of AskIslamPedia.com
Chairman: Ocean The AMB School, Hyd.
+91 92906 21633 (wahtsapp only)
www.abmqurannotes.com

ASKISLAMPEDIA
GATEWAY FOR ISLAMIC INFORMATION
Free Online Islamic Encyclopedia